

اسی طرح پوشیدہ ہو جائے گی، جس طرح لہورگوں میں پوشیدہ ہوتا ہے۔

لہورگوں میں دوڑتا رہتا ہے، لیکن کسی کو نظر نہیں آتا۔ اگر گھاس کا تنکا آگ پکڑے تو ایک لمحے میں جل بجھتا ہے۔ ضبط کی تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ اپنی حالت پر قابو پا لیا جائے اور حقیقت کسی پر ظاہر نہ ہونے دی جائے۔ گویا شعلہ خس میں نمایاں نہ رہے، بلکہ اندر چھپ جائے۔ صبر و ضبط کے آداب محبوب نے عتاب اور خفگی کی نگاہ ڈال کر سکھائے۔ یعنی جب دیکھا کہ عاشق بیتاب ہو رہا ہے اور ضبط کے بند ٹوٹنے والے ہیں تو غصے سے بھری ہوئی نگاہ اس پر ڈال دی۔ وہ بیچارہ سنبھل گیا اور سنبھلنے کے لیے جان لڑا دی۔

نگاہ گرم، شعلہ، خس، خون اور رگ کی مناسبتیں تشریح کی محتاج نہیں۔
۷۔ تشریح - اے ہمدم! مجھے باغ میں نہ لے جا، کیونکہ خستگی و اندوہ سے میری حالت اس درجہ تباہ ہے کہ ہر تر و تازہ پھول مجھے دیکھتے ہی لہور نہ والی آنکھ بن جائے گا۔ یعنی میری حالت اتنی خراب ہے کہ جس مقام پر لوگ سیر و تفریح کے لیے جاتے ہیں، وہاں ماتم کی مجلس بپا ہو جائے گی اور ماتم بھی ایسا کہ آنسوؤں کی جگہ لہور دیا جائے گا۔

گل تر کو سرخی و تازگی کے باعث چشم خوں فشاں سے تشبیہ دی گئی ہے۔
۸۔ تشریح - میں تو اب تک یہی امید لگائے بیٹھا تھا کہ قیامت کے دن میرا تیرا انصاف ہو جائے گا۔ اور منصف حقیقی دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیگا۔ لیکن وہاں بھی انصاف نہ ہوا تو حسرت و افسوس کے سوا میرے لیے کیا باقی رہ جائے گا؟

۹۔ تشریح - رفیق و غمخوار کہتا ہے کہ اے اسد! تو خاما عقلمند اور سمجھ سوچ والا آدمی ہے، لیکن ذرا سوچ کہ تو ایک کس محبوب سے دوستی کا رشتہ استوار کر رہا ہے، جسے اونچ نیچ کی خبر نہیں اور وہ اچھائی برائی سوچ نہیں سکتا۔ نتیجہ